ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.8. No.4.2025

# قدرتی آفات کے عوامل واثرات اور حل کے اقدامات: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

## *Causes, Impacts, and Preventive Measures of Natural Disasters in the Light of the Teachings of the Prophet Muhammad ﷺ*

***Esha Ali***
*MPhil Scholar Sheikh Zayed Islamic Center University of the Punjab*
*Email: eshaali1038@gmail.com*

***Abstract***
*Natural disasters such as earthquakes, floods, storms, droughts, and epidemics pose serious challenges to human life and social stability. While modern science explains these phenomena through geological and environmental processes, Islam views them not only as physical events but also as moral reminders, divine tests, and opportunities for collective reform. This study examines the causes, impacts, and preventive measures of natural disasters in the light of the teachings of the Prophet Muhammad ﷺ. Drawing upon the Qur'an, Hadith, and the Prophetic biography, it highlights the spiritual, ethical, and social dimensions of calamities. The research emphasizes repentance, supplication, charity, social justice, environmental responsibility, and collective cooperation as key responses to disasters. The study concludes that the teachings of the Prophet ﷺ provide a comprehensive and balanced framework for understanding natural disasters and for building individual and societal resilience in times of crisis.*
**Keywords:** *Natural Disasters, Prophetic Teachings, Islamic Perspective, Disaster Management, Social Responsibility, Spiritual Resilience*

نبی کریم ﷺ کی زندگی ہر پہلو میں انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں عبادات، اخلاقی تربیت، سماجی نظم، اور آزمائش کے وقت کا رد عمل شامل ہے، جس سے امتِ مسلمہ کے لیے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً" [1]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے کامل نمونہ اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، خاص طور پر اللہ کی رضا اور آخرت کی امید رکھنے والوں کے لیے۔ قدرتی آفات، جیسے زلزلے، طوفان، قحط اور وبائیں، صرف مادی مظاہر نہیں بلکہ یہ انسان کے اعمال کی یاد دہانی، اجتماعی رویوں کی اصلاح اور اللہ کی آزمائش بھی ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آفات کے وقت دعا، استغفار، صدقہ وخیرات اور اجتماعی تعاون کے ذریعے انسان اللہ کی رضا اور معاشرتی بھلائی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لیے نبی ﷺ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے ہر صورت میں مشعل راہ اور عملی نمونہ ہے۔

**قدرتی آفات :** ایسے محرکات جو انسانی اختیار سے ماوراہوں اور جہاں انسانی عقل، سائنس اور ٹیکنالوجی بے بس ہو جائیں، وہ سراسر مشیت ایزدی کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں اور انہیں قدرتی آفات کہا جاتا ہے۔ دنیا کے گرد و نواح میں بے شمار تباہ کن طبعی خطرات موجود ہیں جو ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہیں، کیونکہ یہ کسی بھی وقت اچانک رونما ہو کر انسانی جان و مال کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان آفات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ چند لمحوں میں آباد شہروں کو کھنڈر میں بدل دیتی ہیں اور انسان اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ان کے مقابلے میں بالکل بے بس دکھائی دیتا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



**معنی ومفہوم:**

"قاموس الفرید" میں لفظ آفت کو مصیبت کے معنی میں یوں بیان کیا گیا ہے: مصيبة ج مصائب : شدة ، كارثة، بلّية، مكروه (آفت، مصیبت، پریشانی بلا، بپتا، قہر، بدبختی، سانحہ، آزمائش)[2] **اصابت المصيبة فلانا** (یعنی کسی پر مصیبت آپڑنا یا بلا نازل ہونا)۔ **أصيب إصابة شديدة** (یعنی کسی کا سخت آفت یا شدید ابتلا میں مبتلا ہونا)[3] قدرتی آفات کی تعریف انگریزی میں یوں کی گئی ہے:

**According to A. S. Hornby:** An unexpected event such as a very bad accident, a flood or a fire that kills a lot of people or causes a lot of damage.[4]

ان تعریفات سے واضح ہوتا ہے کہ قدرتی آفات وہ مقامات یا حالات ہیں جہاں کوئی شدید حادثہ جیسے زلزلہ وغیرہ پیش آیا ہو، جو انسانی جانوں اور معیشت پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ[5] یعنی تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ بہت سی باتوں کو معاف بھی فرما دیتا ہے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ آفات انسان کے اعمال سے جڑی ہوئی ہیں۔

**قدرتی آفات کی اقسام**

قدرتی آفات کو ان کی نوعیت اور اسباب کی بنیاد پر مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ ان کے اسباب، اثرات اور انسدادی تدابیر کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

**زلزلے**

زلزلہ زمین کی اندرونی پرتوں (tectonic plates) کی حرکت کے باعث پیدا ہونے والی ایک قدرتی آفت ہے۔ جب زمین کی تہہ میں شدید دباؤ جمع ہو جاتا ہے اور وہ اچانک خارج ہوتا ہے تو زمین لرزنے لگتی ہے، جسے زلزلہ کہا جاتا ہے۔ عمارتوں کے گرنے، آگ لگنے اور زمین پھٹنے کے باعث ہزاروں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ بے شمار لوگ زخمی اور بے گھر ہو جاتے ہیں۔ زلزلوں سے نہ صرف انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ معاشی اور سماجی ڈھانچہ بھی بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید نے قیامت کے ہولناک زلزلے کا منظر نہایت پر اثر انداز میں بیان کیا ہے تاکہ انسان کو اس دن کی شدت اور خوف کا احساس دلایا جا سکے۔ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا[6] احادیث مبارکہ میں بھی زلزلوں کے متعلق یوں خبر دی گئی ہے کہ: **عَنِ أَبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ**[7] اور قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ علم قبضہ میں کر لیا جائے زمانہ قریب آ جائے اور زلزلے کثرت سے ہوں گے

۔

**According to Encyclopedia of Britannica:**"An Earthquake is a sudden disturbance within the earth manifested at the surface by shaking of ground."[8]

**سیلاب**

سیلاب ایک قدرتی آفت ہے جو اُس وقت رونما ہوتی ہے جب بارش، برف کے تیزی سے پگھلنے یا دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی مقدار معمول سے بڑھ جانے کے باعث پانی اپنی حد سے نکل کر زمین پر پھیل جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کھیت، مکانات، سڑکیں اور آبادیاں زیرِ آب آ جاتی ہیں جس سے جانی و مالی نقصان، فصلوں اور مویشیوں کی تباہی، لوگوں کی ہجرت اور بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ سیلاب کی بڑی وجوہات میں شدید بارشیں، برف کا پگھلنا، ڈیم یا بند ٹوٹ جانا اور نکاسی آب کے نظام کی خرابی شامل ہیں۔

کئی قوموں پر ان کی نافرمانی اور ناشکری کے باعث عذاب نازل ہوئے، انہی میں سے ایک مثال مملکتِ سبا کی ہے۔ مملکت سبا جہاں کے حالات اتنے اچھے تھے، اس شہر کے باسیوں کو اللہ کا رزق کھانے اور اس کی اطاعت کرنے کا درس دیا گیا تھا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ انہوں نے وہ راستہ اختیار کیا جس سے ان کی خوشحالی محرومی میں بدل گئی۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ ساری زرخیزیاں اور خوشحالی ان کے اپنے فن اور ہنرمندی کا نتیجہ ہے۔ وہ شکرگزاری کی بجائے سرکشی کے مرتکب ہونے لگے اور آیت کے الفاظ میں وہ اللہ سے دور ہو گئے۔ چونکہ ساری خوشحالی کے وہ خود دعویدار بن گئے سو وہ سب کچھ ان سے چھن گیا اور سیلاب عرم ان کی زندگی کی ہر آسائش کو بہا کر لے گیا۔[9] اللہ تعالیٰ سورۃ سبا میں سیلاب (سیل عرم) کا ذکر فرماتے ہیں: **فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ**[10] پھر بھی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



انہوں نے (ہدایت سے) منہ موڑ لیا، اس لیے ہم نے ان پر بند والا سیلاب چھوڑ دیا، اور ان کے دونوں طرف کے باغوں کو ایسے دو باغوں میں تبدیل کر دیا جو بدمزہ پھلوں، جھاؤ کے درختوں اور تھوڑی سی بیریوں پر مشتمل تھے۔

**طوفان اور آندھیاں**

جب کسی علاقے میں درجہ حرارت زیادہ ہو جاتا ہے تو وہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے آس پاس کے علاقوں سے ہوائیں تیزی سے اس طرف آتی ہیں۔ جتنا دباؤ کم ہوگا، ہوائیں اتنی ہی تیز چلیں گی، یہاں تک کہ اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ یہ عمل بالکل ویسا ہے جیسے ڈھلان زیادہ ہو تو پانی تیزی سے بہتا ہے۔ اسی طرح جب ہوائیں غیر معمولی رفتار اختیار کر لیں تو اسے طوفان کہا جاتا ہے۔[11] طوفان آندھی سے زیادہ شدید اور وسیع قدرتی مظہر ہے۔ یہ صرف زمین پر نہیں بلکہ سمندر، فضا، اور برفانی علاقوں میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جب ہوا، پانی، یا بجلی اپنے توازن سے ہٹ کر شدید طاقت کے ساتھ حرکت کرتے ہیں تو وہ طوفان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

**According to the Encydopedia of Britannica:**

The Earth's wind system are subject to transient but often severe disturbances. In most case these storms constitute centres of large scale air ascentas such they act as important generators of clouds and precipitation.[12]

قرآن اور جدید سائنس میں بیان ہوتا ہے کہ: جب ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو ایسے کم دباؤ والے طبقے کو Travelling Depression کہتے ہیں جو ہمارے علاقوں میں موسمی خلل، زوردار آندھیوں اور سمندری طوفان کا باعث بنتے ہیں۔[13]

**قحط اور خشک سالی**

قحط اور خشک سالی دونوں ایسی قدرتی آفات ہیں جو پانی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق زمین، موسم، زراعت اور انسانی زندگی سے گہرا ہے۔ یہ مظاہر اس وقت جنم لیتے ہیں جب بارشیں معمول سے کم ہو جائیں، دریا سوکھ جائیں، یا زمین اپنی زرخیزی کھو بیٹھے۔ دونوں کی وجہ سے انسان، جانور، اور پودے شدید متاثر ہوتے ہیں، کیونکہ پانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔

**According to the Encyclopaedia of Americana:**

A state of extreme hunger suffered by the population is called famine.[14]

Anna Makenzie اپنے مضمون Hunger and population explosion قحط زدہ بچوں کے بارے میں لکھتی ہیں:

وہ ایسے بچے ہیں جن کی آنکھیں یوں تکتی ہیں جیسے اندھے ہوں، ان کی ٹانگیں اور بازو مٹھی کی چھڑیوں کی مانند ہیں جو نہ چیختے ہیں نہ بنتے ہیں اور دو سال کی عمر میں جن کا وزن دس پاؤنڈ ہوتا ہے۔[15] **یہ مظاہر نہ صرف سائنسی اعتبار سے اہم ہیں بلکہ دینی اعتبار سے بھی انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی آزمائش اور تنبیہ کا درجہ رکھتے ہیں۔** اسلام میں قحط اور خشک سالی کو **اللہ تعالیٰ کی آزمائش** قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید میں فرمایا گیا: **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ**[16] اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف، بھوک، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

قحط اور خشک سالی دونوں انسانی زندگی کے لیے نہایت خطرناک آفات ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ **پانی اور رزق کی قدر** کریں، زمین کا تحفظ کریں، اور ماحول کو بگاڑنے والے عوامل سے بچیں۔

**وبائی امراض**

وبائی امراض ایسے امراض کو کہا جاتا ہے جو ایک انسان سے دوسرے انسان تک تیزی سے منتقل ہوتے ہیں اور قلیل عرصے میں کسی علاقے، شہر یا ملک میں بڑی تعداد میں لوگوں کو متاثر کر دیتے ہیں۔ لفظ "**وبا**" عربی کے لفظ "**وَبَاء**" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے **پھیلنے والا مرض**۔ یہ بیماریاں عام طور پر جراثیم، وائرس، بیکٹیریا، یا آلودہ پانی و خوراک کے

ذریعے پھیلتی ہیں۔القاموس الفرید میں **"وَبَاء"** کا معنی یوں بیان ہوا ہے: **رَبِي يَوْبَأُ وَبَاءً ووَبُوْ يَوْبُقُ وَبَاءً ووَبَاءَةً ووُبِيَ المكَانُ: كَثُرَ فِيْهِ الوَبَاءُ** : کسی علاقے میں وبا پھیلنا، وبازدہ ہونا، متعدی مرض پھیلنا، طاعون پھیلنا[17] طاعون اور دیگر مہلک بیماریاں بھی آفات میں شامل ہیں۔

## آفات کے اسباب

یہ آفات بظاہر قدرتی عمل کا حصہ ہیں، لیکن ان کے پیچھے کچھ سائنسی، ماحولیاتی اور اخلاقی اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں جنہیں سمجھنا بہت ضروری ہے۔

### قدرتی یا سائنسی اسباب

**(الف) زمینی حرکات:**

زمین بظاہر ایک ٹھوس اور ساکت سطح لگتی ہے، لیکن حقیقت میں یہ مکمل طور پر جامد نہیں ہے۔ زمین کا بیرونی حصہ **"ارضی کرسٹ "** کہلاتا ہے، جو کئی بڑی بڑی **تختیوں یا پلیٹوں** پر مشتمل ہے۔ یہ پلیٹیں مسلسل حرکت میں رہتی ہیں، بعض جگہ ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں، کہیں ایک دوسری کے نیچے سرک جاتی ہیں، اور کہیں ایک دوسرے سے الگ ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ حرکات انتہائی سست رفتار ہوتی ہیں (عام طور پر چند سینٹی میٹر فی سال)، لیکن جب ان کے درمیان دباؤ بڑھ جاتا ہے اور ایک پلیٹ دوسری پر زور ڈالتی ہے تو اچانک **توانائی خارج** ہوتی ہے۔ یہ توانائی زمین کے اندر لہروں کی شکل میں پھیلتی ہے، جسے ہم **زلزلہ** کی صورت میں محسوس کرتے ہیں۔

**مشہور زلزلے (حصہ 3)**

| تاریخ | مقام | اموات | شدت (ریکٹر اسکیل) |
|---|---|---|---|
| 18 اگست 1996ء | حالیہ جزائر (ا۔س) | 171 | 5.4 |
| 22 جنوری 1997ء | ماسیرہ (عمان) خلیج عمان | 965 | 5.5 |
| 12 مئی 1997ء | ارذکان (شمالی مغربی ایران) | 1500 | 7.1 |
| 4 فروری 1998ء | شمالی مشرقی ایران | 2300 | 6.4 |
| 30 مئی 1998ء | تخار (Takhar) افغانستان | 5000 | 7.1 |
| 25 مارچ 1999ء | شمالی افغانستان | 4000 | 6.0 |
| 17 اگست 1999ء | آدبچہ، ترکیہ | 40,000 | 7.8 |
| 21 نومبر 1999ء | مغربی اردوغوم، ترکیہ | 2000 | 6.8 |
| 15 ستمبر 2000ء | پولی، تائیوان | 300 | 6.2 |
| 4 جون 2000ء | سلالہ، انڈونیشیا | 700 | 7.9 |
| 18 جون 2000ء | سلالہ، انڈونیشیا | 300 | 5.9 |
| 25 جون 2000ء | انقرہ (ترکی) کے نزدیک بحیرہ روم | 212 | 5.1[18] |

**8 اکتوبر 2005ء پاکستان میں آنے والے زلزلے کی شدت:**

یونائیٹڈ اسٹیٹس جیولوجیکل سروے کے مطابق زمین کے نقاط 34.432°N اور 73.537°E کے علاقے میں 8 اکتوبر 2005ء کو آنے والا یہ زلزلہ ریکارڈ کیا گیا۔ زلزلے کی گہرائی زمین سے 10 کلومیٹر (6.2 میل) تھی۔ مظفر آباد اس کا مرکزی مقام تھا۔ اسلام آباد، ایبٹ آباد، مانسہرہ، راولپنڈی، لاہور، اور پشاور سمیت پورے شمالی پاکستان میں شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.6 تھی جبکہ اس کے بعد آنے والے آفٹر شاکس کی شدت 115 کلومیٹر (70 میل) کے دائرے میں محسوس کی گئی۔ یہ

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



زلزلہ اسلام آباد کے شمال میں 125 کلومیٹر اور جہلم کے شمال میں 165 کلومیٹر (105 میل) کے فاصلے پر واقع تھا۔[19] یہ آفت ارضی ہمارے لئے قومی سطح پر ایک **عظیم آزمائش** اور ہمارے رب کی جانب سے ایک انتباہ عظیم سے کم نہیں۔ یہ درست ہے کہ افراد کے لئے حقیقی دار الجزء تو آخرت ہی ہے لیکن اللہ کی سنت ہے کہ **بعض اوقات قوموں کے** اجتماعی جرائم کی کسی قدر مزا دنیا میں بھی قوم کے ایک حصے پر مسلط کر دی جاتی ہے تاکہ بقیہ قوم اس سے سبق حاصل کرے اور اللہ کے دین سے انحراف کی روش ترک کر کے اپنی دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر کمربستہ ہو جائے۔[20] وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ[21] اور اس بڑے عذاب سے پہلے بھی ہم انہیں کم درجے کے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید یہ باز آجائیں۔

**(ب) موسمی تبدیلیاں:**

موسمی تبدیلیاں زمین کے قدرتی نظام میں آنے والی وہ تبدیلیاں ہیں جن کے نتیجے میں **درجہ حرارت، بارشوں کا نظام، ہوا کے رخ، سمندری سطح اور برف کے پگھلنے** کے توازن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلیاں رفتہ رفتہ پوری دنیا کے موسم، ماحولیاتی نظام اور انسانی زندگی پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔

**درجہ حرارت کا اضافہ**

- صنعتی انقلاب کے بعد انسان نے فوسل فیولز یعنی کوئلہ، تیل اور گیس جلا کر **کاربن ڈائی آکسائیڈ ($CO_2$)** اور دیگر گرین ہاؤس گیسیں فضا میں چھوڑیں، جو حرارت کو واپس خلا کی طرف جانے سے روکتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین کا اوسط درجہ حرارت بڑھ گیا۔
- IPCC کی رپورٹ کے مطابق، 1850–1900 کے مقابلے آج کی دنیا تقریباً **1.1 °C تک گرم ہو چکی ہے۔**[22]
- اگر گرمی کی اس رفتار کو نہیں روکا گیا، تو آئندہ برسوں میں عرصہ "1.5 °C حد" عبور کرنے کا امکان ہے، جیسا کہ IPCC نے بتایا ہے۔[23]

**برف کا پگھلنا اور سمندری سطح میں اضافہ**

چونکہ قطبی علاقے اور گلیشیئرز گرم ہو رہے ہیں، وہاں کی برف تیزی سے پگھل رہی ہے۔ اس پگھلاؤ سے سمندر کا پانی بڑھتا ہے۔ مثال کے طور پر، NASA کی رصد کے مطابق آرکٹک سمندری برف میں مسلسل کمی آ رہی ہے، اور اس کا رجحان گزشتہ کئی دہائیوں میں نیچے کی جانب ہے۔ اس برف کے پگھلاؤ نے ساحلی علاقوں کو خطرے میں ڈالا ہے جہاں سیلاب آنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔[24]

**شدت اور تعدد کا بڑھ جانا**

موسمی تبدیلی کی وجہ سے **طوفان، سمندری طغیانات , گرد و غبار طوفان , جنگلاتی آگیں** جیسی آفات کی شدت اور تعدد میں اضافہ ہوا ہے۔ جب سمندر گرم ہوتا ہے تو طوفان بنانے کی توانائی زیادہ ہوتی ہے، جس سے وہ زیادہ شدید بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ، خشک اور گرم حالات جنگلاتی آگ کے لیے سازگار ہوتے ہیں۔[25]

**طوفان باد و باراں**

طوفانِ باد و باراں بھی دراصل **ہواؤں کی گردش** (Air Circulation) کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

- جہاں تک **منطقۂ حارہ** (Tropical) کے طوفانوں کا تعلق ہے، یہ عام طور پر **خط استوا کے قریب** سمندروں میں بنتے ہیں، جہاں **تجارتی ہوائیں (Trade Winds)** چلتی ہیں۔
- یہ طوفان **تحرکِ اپریشن (Travelling Depression)** کی شکل میں **مشرق سے مغرب** کی جانب حرکت کرتے ہیں۔
- دوسری جانب، جو طوفان **مغربی یا متحرک اوپریشن** والے علاقوں میں بنتے ہیں، وہ **مغرب سے مشرق** کی طرف بڑھتے ہیں۔[26]

**(ج) سمندری طغیانی: (Oceanic Disturbances)**

جب سمندر کے اندر **زلزلہ** آتا ہے یا **آتش فشاں** پھٹتا ہے تو سمندری فرش میں اچانک حرکت پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں **بڑی اور طاقتور لہریں** جنم لیتی ہیں جنہیں **سونامی** کہا جاتا ہے۔ یہ لہریں انتہائی تیزی سے سفر کرتی ہیں اور جب یہ ساحلی علاقوں سے ٹکراتی ہیں تو **شدید تباہی، جانی و مالی نقصان** اور **ساحلی زمینوں کے ڈوبنے** کا باعث بنتی ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



**سونامی کے پیدا ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔**

- سمندر کے سب میرین میں آتشی دھماکہ بھی سونامی پیدا کر سکتا ہے۔ سب میرین میں جو آتشی مادہ ہے اگر اس کو وہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے تب بھی سونامی شروع ہونے کے باعث بن سکتے ہیں۔ سمندر کے اندر چٹانوں کی توڑ پھوڑ یا لینڈ سلائیڈنگ بھی سونامی کا باعث بن سکتے ہیں۔
- سب سے اہم وجہ یہ ہو سکتی ہے سمندر کی سطح کی کمزور حصہ کے باعث عمری طور پر اوپر اٹھ جائے جس سے سمندر کا باقی فرش نیچے رہ جائے وہ بھی خطرناک سونامی کا باعث ہو سکتا ہے۔[27]

**انسانی عوامل(Human Factors)**

قدرتی اسباب کے ساتھ ساتھ **انسانی عوامل** بھی قحط اور موسمی تبدیلیوں کی شدت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی سرگرمیوں جیسے **جنگلات کی بے دریغ کٹائی**، **صنعتی آلودگی**، **زرعی زمینوں کا غلط استعمال**، اور **گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج** نے ماحول کے توازن کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ تمام عوامل نہ صرف **درجہ حرارت میں اضافہ (Global Warming)** کا باعث بنتے ہیں بلکہ **بارشوں کے نظام**، **سمندری سطح**، **اور زرخیز زمین** کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ نتیجتاً، **زرعی پیداوار میں کمی**، **پانی کی قلت**، **اور غذائی بحران** جیسے مسائل جنم لیتے ہیں جو بالآخر **قحط** کا سبب بنتے ہیں۔

**(الف) ماحولیاتی آلودگی (Pollution)**

**۱. ماحولیاتی آلودگی اور گرین ہاؤس گیسیں**

انسانی سرگرمیاں جیسے **فیکٹریوں سے خارج ہونے والا دھواں**، **گاڑیوں کے ایگزوز گیسیں**، **بجلی پیدا کرنے کے لیے فوسل فیول کا استعمال** فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ ($CO_2$)، میتھین ($CH_4$)، نائٹرس آکسائیڈ ($N_2O$) وغیرہ کی مقدار بڑھا دیتی ہیں۔ یہ گیسیں **گرین ہاؤس گیسیں** کہلاتی ہیں، کیونکہ وہ زمین کی سطح سے خارج ہونے والی حرارت کو واپس فضا میں روکتی ہیں، یوں **کرہ زمین کی سطح کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے**۔ یہ رجحان موسمی تبدیلی (Climate Change) کا ایک بنیادی سبب ہے، جس کی تحقیقات بین الاقوامی اداروں نے مستند انداز سے کی ہیں۔ مثلاً **IPCC** کی رپورٹ کے مطابق، انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے گیسوں کی مقدار میں اضافے نے گرین ہاؤس اثر کو بڑھایا ہے۔[28]

**۲. اثرات بارش اور ماحولیاتی توازن پر اثر**

ماحولیاتی آلودگی کے نتیجے میں **بارشوں کا نظام غیر مستحکم ہو جاتا ہے**۔ بعض علاقوں میں بارشیں شدید اور ناقابلِ پیش گوئی ہوتی ہیں، جب کہ بعض دیگر علاقوں میں بارش کم ہو جاتی ہے یا موسم کی تبدیلی کی وجہ سے بارشوں کا موسم غیر معمولی وقتوں میں ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلیاں زمین کو دو متضاد حالتوں میں لے آتی ہیں:-1 کچھ علاقوں میں **خشک سالی اور بنجر مقامات**-2 دیگر علاقوں میں **سیلاب اور انتہائی بارشیں**، اس طرح، ماحولیاتی توازن بگڑ جاتا ہے اور زرعی نظام متاثر ہوتا ہے، جو **فصلوں کی ناکامی اور غذائی بحران** کا سبب بن سکتا ہے۔

**(ب) جنگلات کی کٹائی**

جنگلات کی کٹائی سے **درجہ حرارت میں مزید اضافہ** ہوتا ہے کیونکہ کم درختوں کا مطلب ہے کہ فضا سے کم کاربن جذب ہوتا ہے، اور زمین کی سطح زیادہ سورج کی تپش برداشت کرتی ہے، جس سے گرمی کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، **بارشوں کے نظام میں بے ترتیبی** پیدا ہوتی ہے، درخت نمی (humidity) پیدا کرنے اور برسات کے بادل بنانے میں مدد دیتے ہیں، اور ان کے ختم ہونے سے بارش کم ہو جاتی ہے یا وقفے وقفے سے ہوتی ہے، جس سے خشک سالی کا امکان بڑھتا ہے۔[29]

**اعداد و شمار اور عالمی شواہد**

- **FAO Global Forest Resources Assessment 2020** کے مطابق، ہر سال تقریباً **۱۰ ملین ہیکٹر** جنگلات کا نقصان کیا جاتا ہے۔
- جنگلات اور موسمی تبدیلی کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے **FAO** کہتا ہے کہ جنگلاتی ذخائر (carbon stocks) میں پچھلے تین دہائیوں میں تقریباً **۶ گیگاٹن کمی** واقع ہوئی ہے۔[30]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.4.2025

- **UNFCCC** کے تحت، زمین کے استعمال میں تبدیلی (land-use change) کے شعبے میں جنگلات کی کٹائی تقریباً **۴۵٪** AFOLU شعبے کے اخراجات کا ذمہ دار ہے۔[31]
- **IPCC** کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افریقہ، ایشیا اور امریکہ میں زرعی سرگرمیاں خسارے کی بڑی وجہ رہی ہیں، جیسا کہ ٹراپیکل جنگلات کی کٹائی کی تحقیقات نے ثابت کیا ہے۔[32]
- **Our World in Data** بتاتا ہے کہ ۲۰۱۰ تا ۲۰۲۰ کے دوران، جنگلات کا خالص نقصان تقریباً ۴/۷ **ملین ہیکٹر سالانہ** رہا۔[33]

**(ج) غیر متوازن تعمیرات :**

پہاڑی علاقوں میں غیر منصوبہ بند اور غیر قانونی تعمیرات ماحولیاتی خطرات کو بڑھادیتی ہیں۔ جب دریا کے کناروں، پہاڑی ڈھلانوں یا قدرتی پانی کے راستوں پر تعمیر کی جاتی ہے تو یہ زمین کے قدرتی توازن کو متاثر کرتی ہے اور آفات جیسے سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور زلزلے کے اثرات میں اضافہ کرتی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ **غیر منصوبہ بند شہری توسیع** سیلابی خطرات میں نمایاں اضافہ کرتی ہے کیونکہ قدرتی پانی کے بہاؤ کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور زمین پر **غیر جاذب سطحیں** بڑھ جاتی ہیں۔[34] کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں ہونے والی ایک تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ غیر متوازن تعمیرات اور شہری پھیلاؤ کے نتیجے میں **بارش کے پانی کے بہاؤ** میں اضافہ، زمین کی نمی میں کمی، اور سیلاب کے امکانات میں شدت پیدا ہوگئی۔[35] چین کے دیہی علاقوں میں بھی یہی مسئلہ پایا گیا ہے۔ ایک کیس اسٹڈی کے مطابق، جب مقامی لوگوں نے روایتی نہروں اور تالابوں کو بھر اکر زمین ہموار کی، تو اس سے سطحی روانیمیں اضافہ ہوا اور بارش کے بعد سیلابی خطرات بڑھ گئے۔[36] ان تمام شواہد سے واضح ہوتا ہے کہ غیر متوازن تعمیرات نہ صرف زمین کی ساخت کو نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ موسمیاتی آفات کے اثرات کو کئی گنا بڑھادیتی ہیں۔ اس لیے پہاڑی اور دریائی علاقوں میں تعمیرات کے لیے **منصوبہ بندی، زمین کے تجزیے** ، اور **قدرتی ڈرینیج لائنز کے تحفظ** جیسے اقدامات ضروری ہیں تاکہ انسانی جان و مال کو محفوظ رکھا جاسکے۔

**(د) فطرت سے بغاوت:**

اسلامی تعلیمات کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے کائنات کو ایک خاص **توازن** پر قائم کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۙ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ**[37] اور آسمان کو اس نے بلند کیا اور توازن قائم کیا، تاکہ تم توازن میں تجاوز نہ کرو۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ **توازنِ فطرت** اللہ کی سنت ہے، اور جب انسان ظلم، نافرمانی، ناانصافی یا گناہوں کے ذریعے اس توازن کو بگاڑتا ہے، تو زمین پر مختلف تباہیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں بارہا اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ انسانی گناہ اور ظلم، زمین پر آنے والی آفات کا ایک بڑا سبب ہیں: **ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ**[38] یہ آیت "ماحولیاتی بگاڑ کا سب سے جامع اسلامی اصول پیش کرتی ہے، یعنی **انسانی نافرمانی اور ظلم** کے نتیجے میں زمین کی فطری نظام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

**عذاب اور قدرتی آفات کا تعلق:** اسلامی عقیدہ یہ سکھاتا ہے کہ جب انسان اجتماعی طور پر **گناہ، ناانصافی اور فتنہ** میں مبتلا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کبھی **تنبیہ کے طور پر** قدرتی آفات نازل فرماتا ہے تاکہ انسان رجوع کرے۔ قرآن میں کئی قوموں کی مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں:

**(قومِ نوحؑ)** فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ۔ وَّ فَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰۤى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ[39]

**(قومِ عاد)** وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ[40]

**(قومِ ثمود)** فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ[41]

**(قومِ لوطؑ)** فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا جَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۔ مَّنۡضُوۡدٍ ۙ[42]

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ **الٰہی آفات صرف سائنسی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی نظام کا بھی حصہ ہیں۔**

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL



## قرآن وسنت کی روشنی میں اسباب

اسلامی تعلیمات کے مطابق آفات صرف سائنسی عمل نہیں بلکہ انسانی گناہوں اور نافرمانیوں کی تنبیہ بھی ہوتی ہیں۔

**ظلم، ناانصافی اور گناہوں میں اضافہ:**

اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم، ناانصافی، اور گناہوں کا بڑھ جانا نہ صرف انسانی معاشرت کو بگاڑ دیتا ہے بلکہ اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ جب قومیں عدل وانصاف سے منہ موڑ لیتی ہیں، حق دبانے لگتی ہیں، اور گناہوں کو معمول بنا لیتی ہیں، تو ان پر آفات اور مصیبتیں نازل ہونا فطری نتیجہ بن جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا: **وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا**[43] اور ہم نے ان بستیوں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا۔ **تفسیر ابن کثیر** میں ہے کہ ظلم صرف دوسروں کا حق چھیننا نہیں، بلکہ **اللہ کے حکموں کی نافرمانی** بھی ظلم کے زمرے میں آتی ہے۔[44] یعنی جب بندے اللہ کی حدوں سے تجاوز کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں سلب کر لیتا ہے۔ جب معاشرے میں ظلم عام ہو جائے، تو عذاب صرف ظالموں تک محدود نہیں رہتا بلکہ **پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے**۔ یہی وجہ ہے کہ ظلم، کرپشن، ناانصافی، اور گناہوں میں اضافہ قدرتی آفات کے بڑھنے کا سبب بن سکتا ہے۔

**حرام کمائی اور بدعنوانی:**

اسلامی نقطۂ نظر سے **حرام کمائی**، **بدعنوانی** (corruption)، **رشوت**، **خیانت**، اور **مالِ حرام** کا بڑھ جانا نہ صرف معاشی بدحالی بلکہ **الٰہی عذاب** اور **سماجی تباہی** کا سبب بنتا ہے۔ جب انسان حلال وحرام کی تمیز کھو دیتا ہے، تو برکت ختم ہو جاتی ہے، رزق میں تنگی آتی ہے، اور معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ**[45] اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ، اور نہ ہی اسے حکام کے پاس پہنچاؤ تاکہ تم گناہ کے ساتھ دوسروں کا مال ہڑپ کر لو حالانکہ تم جانتے ہو۔

**معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی کا فروغ:**

اسلام نے انسان کو **عفت**، **پاکدامنی**، **اور حیا** اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔ جب کسی معاشرے میں **بے حیائی**، **فحاشی**، **اور اخلاقی بگاڑ** عام ہو جاتا ہے تو وہ معاشرہ **الٰہی عذاب**، **زوال**، **اور تباہی** کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق بے حیائی صرف ایک فرد کا گناہ نہیں بلکہ یہ **سماجی بیماری** ہے جو پورے معاشرے کی بنیادیں ہلا دیتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جب کسی معاشرے میں فحاشی، بے حیائی اور اخلاقی بگاڑ عام ہو جاتا ہے تو یہ نہ صرف روحانی واخلاقی تباہی کا سبب بنتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نزول کا باعث بھی بنتا ہے۔ قرآنِ مجید میں **قومِ لوط** کی مثال دی گئی ہے، جو بے حیائی میں سب سے آگے تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ**46 کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟

جدید دور میں میڈیا، سوشل نیٹ ورکس، اشتہارات اور تفریحی صنعت کے ذریعے فحاشی کو عام کیا جا رہا ہے۔ یعنی جس معاشرے میں حیا ختم ہو جاتی ہے وہاں ایمان کمزور ہو جاتا ہے، خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں، زنا عام ہو جاتا ہے، اور اللہ کی رحمت ہٹ جاتی ہے۔ فحاشی سے بچنے کے لیے قرآن ہمیں ہدایت دیتا ہے: **قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ**[47] "ایمان والوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" لہٰذا، موجودہ دور میں فحاشی کا فروغ دراصل اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ اصلاحِ معاشرہ کے لیے لازم ہے کہ نگاہوں، لباس، اور کردار میں حیا کو واپس لایا جائے، حلال ذرائع تفریح اپنائے جائیں، دینی تعلیم کو عام کیا جائے، اور معاشرتی اقدار کو قرآن وسنت کے مطابق استوار کیا جائے کیونکہ جہاں حیا باقی ہے، وہاں ایمان زندہ ہے۔

**اللہ کی طرف سے آزمائش**

اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق آزمائش اللہ تعالیٰ کی سنتِ جاریہ ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کے ایمان، صبر اور شکر کو پرکھتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ**[48] ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے خوف، بھوک، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی مشکلات اور مصیبتیں، جن میں قدرتی آفات جیسے زلزلے، طوفان، سیلاب

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



اور وبائیں بھی شامل ہیں، بعض اوقات اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں تاکہ بندے کا ایمان، صبر اور توکل ظاہر ہو۔ یہ آفات ہمیشہ عذاب نہیں ہوتیں بلکہ مؤمن کے لیے گناہوں کی معافی اور درجہ بلندی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہیں۔

**امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کر دینا:**

اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) امتِ مسلمہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ جب لوگ اس فریضے کو چھوڑ دیتے ہیں تو معاشرے میں برائیاں پھیل جاتی ہیں اور اللہ کا عذاب نازل ہونے لگتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ**[49] اس فتنے سے ڈرو جو صرف ظالموں ہی کو نہیں پہنچے گا بلکہ سب کو لپیٹ میں لے لے گا، اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اگر معاشرے میں لوگ برائی کو دیکھ کر خاموش رہیں تو عذاب صرف گناہگاروں تک محدود نہیں رہتا بلکہ نیک لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ**[50] جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی ظلم نہ روک دیں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا عذاب لوگوں پر عام کر دے۔

لہٰذا نیکی پھیلانا اور برائی سے روکنا صرف علما یا حکمرانوں کی نہیں بلکہ ہر مسلمان کی اجتماعی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کو ترک کرنا اللہ کی ناراضی، معاشرتی بگاڑ اور قدرتی آفات کے نازل ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم خود بھی نیکی پر قائم رہیں اور دوسروں کو بھی خیر کی طرف بلائیں تاکہ اللہ کی رحمت ہمارا ساتھ دے اور عذاب و آزمائش سے نجات ملے۔

**ناشکری اور غرور**

اسلامی تعلیمات کے مطابق ناشکری (کفرانِ نعمت) اور غرور اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کے اسباب میں سے ہیں۔ جب انسان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو اپنا کمال سمجھنے لگتا ہے، شکر ادا کرنے کے بجائے تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے، تو یہ روش اللہ کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے: **لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ**[51] اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں مزید دوں گا، اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نعمتوں کے دوام کی کنجی شکر ہے، اور ناشکری کے نتیجے میں زوال و تباہی آتی ہے۔ قرآن میں کئی قوموں کا ذکر ہے جنہوں نے تکبر اور ناشکری کی راہ اختیار کی، جیسے قومِ عاد اور قومِ سبا، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر قدرتی آفات کے ذریعے عذاب نازل فرمایا۔ لہٰذا ناشکری اور غرور نہ صرف روحانی تباہی کا باعث بنتے ہیں بلکہ معاشرتی اور قدرتی آفات کی شکل میں اللہ کے انتباہ کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ شکر گزاری، عاجزی اور انکساری وہ اوصاف ہیں جو انسان کو اللہ کی رحمت کے قریب اور عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں۔

## قدرتی آفات کے اثرات

**جانی نقصان**

**افراد کی اموات ہوئی** قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب، طوفان اور وبائیں جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، 2022 کے پاکستان کے سیلاب میں کم از کم **۱,۷۳۹** تھیں۔ اس کے علاوہ، ان آفات میں بہت سی عورتیں، بچے اور بزرگ متاثر ہوتے ہیں، اور اسپتال کی سہولت تک رسائی کم ہونے کی وجہ سے مزید اموات ہو سکتی ہیں۔[52]

**معاشی نقصان:**

قدرتی آفات معیشت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں: فصلیں تباہ ہوتی ہیں، زرعی شعبہ ہمت ہار جاتا ہے، تجارتی اور صنعتی سرگرمیاں موقوف ہو جاتی ہیں، اور انفراسٹرکچر تباہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر: پاکستان میں 2022 کے سیلاب سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ **$14.9 بلین** براہِ راست اخراجات اور مزید **$15.2 بلین** معاشی نقصان، یعنی تقریباً **$30 بلین** کے قریب نقصان ہوا۔[53] مزید برآں، غریب افراد کی آمدنی ختم ہو جاتی ہے، بے روزگاری بڑھتی ہے، اور غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً سیلاب کے بعد، پاکستان میں غربت کی شرح 4.0 تا 4.3 فیصد پوائنٹس تک بڑھی، تقریباً **9 ملین افراد مزید غربت کی چوکھٹ پر آئے**۔[54]

**سماجی اثرات**

قدرتی آفات سماجی ڈھانچے کو بہت متاثر کرتی ہیں۔ لاکھوں لوگ اپنی رہائش کھو دیتے ہیں۔ جیسے 2022 کے سیلاب میں 33 ملین افراد متاثر ہوئے اور لاکھوں گھر تباہ یا نقصان زدہ ہوئے۔[55] تعلیم اور صحت کا نظام دباؤ میں آجاتا ہے: اسکول بند ہو جاتے ہیں، صحت کی سہولیات متاثر ہوتی ہیں، وبائیں پھیلتی ہیں۔[56] وقتی امداد کی قلت، بھوک اور بے یقینی کی کیفیت جرائم اور سماجی تناؤ میں اضافہ کرتی ہے۔[57]

**نفسیاتی اثرات**

قدرتی آفات کے بعد افراد کو شدید ذہنی و نفسیاتی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ڈپریشن، اضطراب (anxiety)، خوف، بے خوابی، یادداشت کی کمزوری، غم و ہجر، PTSD (Post-Traumatic Stress Disorder) جیسی بیماریوں کا امکان بڑھتا ہے۔ تقریباً ایک تہائی متاثرین میں ایسے منفی ذہنی اثرات دیکھے گئے ہیں۔[58] کچھ مطالعے بتاتے ہیں کہ ان اثرات سالوں تک برقرار رہ سکتے ہیں، خصوصاً بچوں اور نوعمروں میں۔ اضطراب، احساسِ جرم، خوفِ مستقبل اور جذباتی تناؤ عام ردعمل ہیں۔[59]

**روحانی اثرات**

قدرتی آفات انسان کو روحانی زاویے سے بھی متاثر کرتی ہیں۔ لوگ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، توبہ و استغفار میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ آزمائش ہے یا تنبیہ ہے۔ بعض افراد اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں، ایمان مضبوط ہو جاتا ہے، اور معاشرتی اصلاح کی طرف رجحان بڑھتا ہے۔ یہ روحانی تبدیلی آفات کے ایک ممکنہ مقصد ہیں۔ انسان کو اپنی کمزوری، گناہوں اور اللہ کی قدرت کی یاد دلانا۔

## تعلیماتِ نبوی ﷺ میں آفات سے نجات کے اقدامات — سیرت و جدید تقاضوں کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ آفات سے نجات کے لیے **روحانی اصلاح، اخلاقی ذمہ داری اور عملی (technical) تیاری**، تینوں ضروری ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے امت کو اس توازن کی تعلیم دی: **أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ**[60] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اونٹ کو پہلے باندھ دوں پھر اللہ پر توکل کروں یا چھوڑ دوں پھر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا: 'اسے باندھ دو، پھر توکل کرو'۔

1۔ توبہ و استغفار

نبی کریم ﷺ نے آفات کے وقت سب سے پہلے توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ**[61] "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے، اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔" استغفار آفات کو ٹالنے اور رحمتِ الٰہی کے نزول کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

2- دعائیں اور اذکار

قدرتی آفات کے وقت نبی کریم ﷺ کا طرزِ عمل ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ مومن کو خوف کے بجائے اللہ کی طرف رجوع، دعا اور استغفار اختیار کرنا چاہیے۔ سیرتِ طیبہ میں کئی مواقع پر آپ ﷺ نے مختلف آفات کے وقت مخصوص دعائیں اور اذکار سکھائے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مواقع پر بندہ اپنے رب سے رحمت، حفاظت اور مغفرت طلب کرے۔

- **طوفان اور آندھی کے وقت:**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب تیز آندھی آتی تو نبی ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار ظاہر ہو جاتے، اور آپ ﷺ کمرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ**[62] اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی بھلائی، اس کے اندر موجود بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بھیجی گئی، اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے، اس میں موجود شر سے، اور جس مقصد کے لیے یہ بھیجی گئی، اس کے شر سے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.4.2025

- **زلزلے اور رجفہ کے وقت :** صحابہ کرام زمین کے ہلنے پر "سبحان اللہ" اور استغفار کیا کرتے تھے۔
- بارش کے وقت: نبی ﷺ جب آسمان پر بادل دیکھتے تو گھبراہٹ محسوس کرتے، حالانکہ وہ رحمت کی علامت ہوتے، مگر آپ ﷺ اللہ سے دعا کرتے تھے: **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا** [63]رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ! نفع بخشنے والی بارش برسا۔

یہ اذکار انسان کو خوف سے نجات دیتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کا یہ طرزِ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ آفات کے وقت انسان کو خوفزدہ ہونے کے بجائے اللہ کی پناہ اور اس کی رحمت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

3۔ صدقات و خیرات

سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ آفات و مصیبتوں کے وقت صدقہ و خیرات صرف سماجی بھلائی نہیں بلکہ روحانی نجات اور اللہ کی رحمت کو متوجہ کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی سخاوت، ایثار اور دوسروں کے لیے قربانی کی عملی مثال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيتَةِ السُّوءِ**[64]" چھپ کر دیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔" نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جب مدینہ منورہ میں قحط آیا، تو آپ ﷺ نے اہلِ مدینہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے کھانے میں دوسروں کو شریک کریں، فقراء و مساکین کی مدد کریں اور جو کچھ میسر ہو، اللہ کی راہ میں دیں۔[65] یہی عمل بعد میں صحابہ کرامؓ کی عادت بن گیا، یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ نے تبوک کے موقع پر قحط و عسرت کے وقت اپنی دولت کے بڑے حصے کو راہِ خدا میں پیش کر دیا، اور نبی ﷺ نے ان کے لیے فرمایا: **مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ**[66] آج کے بعد عثمان کو جو بھی کرے، نقصان نہیں پہنچے گا (یعنی اللہ اس سے راضی ہو گیا ہے)۔

سیرت کے ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ قدرتی آفات محض مادی حادثات نہیں بلکہ روحانی بیداری کے مواقع ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ کی تعلیم یہی تھی کہ جب زمین لرزے، آسمان سے بارش نہ ہو، یا قوم پر تنگی آئے، تو صدقہ و خیرات کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرو، کیونکہ یہ عمل اللہ کے غضب کو ٹھنڈا اور اس کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے۔

4۔ اجتماعی تعاون

جب **مدینہ منورہ** میں قحط آیا تو لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں کم ہو گئیں، غربت اور بھوک نے معاشرے کو متاثر کیا۔ ایسے وقت میں رسول اللہ ﷺ نے **کوئی مادی حکومتی پالیسی** نہیں بنائی، بلکہ **روحانی اور اخلاقی بنیاد** پر ایک **سماجی تحریک** کی رہنمائی فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کھانے میں دوسروں کو شریک کرو، فقراء و مساکین کی مدد کرو، اور جو کچھ میسر ہو، اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔[67] آپ ﷺ نے فرمایا: **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ المُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ**[68] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔ قدرتی آفات کے وقت اجتماعی تعاون کو اسلام نے عبادت کا درجہ دیا ہے۔

5۔ ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ

آپ ﷺ نے معاشرے میں انصاف قائم کرنے کو آفات سے نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ جب عدل غالب ہو تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

6۔ احتیاطی تدابیر اور منصوبہ بندی

قدرتی آفات، وباؤں اور بحرانوں سے نمٹنے کے لیے اسلام صرف دعا اور صبر کی تلقین نہیں کرتا بلکہ **عملی اور منظم احتیاطی تدابیر** اختیار کرنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں ایسے واضح اصول ملتے ہیں جو آج کے جدید **Disaster Management** کے بنیادی ستون ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ امت کو حالات کا سامنا حکمت، منصوبہ بندی اور باہمی تعاون سے کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت میں نہ صرف روحانی رجوع بلکہ عملی اقدامات بھی شامل ہیں جو انسانی جان، مال اور معاشرے کی حفاظت کا ضامن ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.4.2025

**قرنطینہ اصول کا**

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ ----قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انصَرَفَ** [69]امام مالک نے ابن شہاب سے،انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے،روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے،جب سرغ پہنچے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبانمودار ہوگئی ہے۔تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:"جب تم کسی علاقے میں اس(وبا) کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبانمودار ہوجائے تو اس وبا سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔"اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرغ سے لوٹ آئے۔

- **ذخیرہ اندوزی اور مالی نظم**

نبی ﷺ نے قحط اور جنگوں کے زمانے میں **غذا اور مالی وسائل کو محفوظ رکھنے** کا نظام قائم کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:**أَوْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ**[70]شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:" عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو رام کرلے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز وبے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات پر لگادے اور رحمت الٰہی کی آرزو رکھے۔"اس فرمان میں مستقبل کی منصوبہ بندی اور **Resource Management** کی تعلیم ہے۔

**ماحولیاتی تحفظ**

سیرتِ نبوی ﷺ کا نہایت اہم اور قابلِ عمل پہلو ہے۔نبی کریم ﷺ نے انسانوں کو نہ صرف ایک دوسرے کے حقوق سکھائے بلکہ زمین، درختوں، جانوروں اور ماحول کے حقوق بھی واضح فرمائے۔آپ ﷺ نے فطرت کے توازن کو برقرار رکھنے اور زمین کو آباد رکھنے کی تلقین کی۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ**[71]رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ **درخت لگانا صرف ایک سماجی عمل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ** ہے، کیونکہ اس کے فائدے دیرپا ہوتے ہیں۔مزید برآں، آپ ﷺ نے **بلاوجہ درخت کاٹنے یا زمین کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا**۔یہ تعلیمات آج کے جدید **Environmental Conservation** اور **Sustainability Principles** سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں، بلکہ ان سے صدیوں پہلے اسلام نے ان کی بنیاد رکھ دی تھی۔

**8-معاشی تنظیم وخود کفالت**

**معاشی تنظیم وخود کفالت کی تعلیم** نہایت گہری اور دور اندیش حکمت پر مبنی ہے۔نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر یہ بتایا کہ آفات اور بحرانوں کا حل صرف وقتی امداد یا عطیات نہیں بلکہ **مستقل معاشی استحکام اور خود انحصاری** میں ہے۔جب مدینہ منورہ میں قحط اور غذائی کمی کا سامنا ہوا، تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو صبر، تعاون اور عملی منصوبہ بندی کی طرف راغب کیا۔اس موقع پر آپ ﷺ نے **بازارِ مدینہ** قائم فرمایا تاکہ مسلمان اپنی تجارت خود کریں اور معیشت کسی غیر کے رحم وکرم پر نہ ہو۔**قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "هَذَا سُوقُكُمْ، لَا يُنْتَقَصُ، وَلَا يُضْرَبُ عَلَيْهِ خَرَاجٌ.**[72]"یہ تمہارا بازار ہے، اس میں نہ کسی سے زیادتی کی جائے گی اور نہ کوئی محصول(ٹیکس) لگایا جائے گا۔"یہ عمل دراصل آفات کے بعد **پائیدار معاشی بحالی** کا ماڈل تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی ﷺ وقتی امداد کے بجائے امت کو اپنے وسائل پیدا کرنے، ذخیرہ بنانے اور تجارت کے ذریعے مضبوط ہونے کی تعلیم دیتے تھے۔مزید برآں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:**وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ**[73]جو کچھ تم سے ہوسکے، اپنی طاقت وتیاری کو بڑھاؤ۔یہ آیت صرف جنگی نہیں بلکہ **معاشی اور سماجی تیاری** پر بھی لاگو ہوتی ہے، تاکہ امت بحرانوں کے وقت دوسروں کی محتاج نہ ہو۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



9-جدید سائنسی تدابیر اور اسلامی اصول

- **مضبوط عمارتیں بنانا**

اسلام معیار، مضبوطی اور انصاف پر مبنی تعمیر کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: **إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ**[74]"اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اسے بہترین طریقے سے کرے۔" یہ حدیث **معیاری تعمیر** (Quality Construction) اور **تدبیر کے ساتھ منصوبہ بندی** پر زور دیتی ہے۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے یا طوفان کے خطرے والے علاقوں میں مضبوط اور محفوظ عمارتوں کی تعمیر اسی تعلیم کا عملی اظہار ہے۔ نبی ﷺ نے ہمیشہ **احتیاطی تدابیر** اور **پیشگی منصوبہ بندی** (Preventive Planning) کی ترغیب دی تاکہ نقصان سے بچا جا سکے۔

- **پانی کے ذخائر بنانا**

پانی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے، اور نبی ﷺ نے اس کے ضیاع سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے **بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے** اور **تقسیم کے منظم نظام** کی بنیاد رکھی۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے فرمایا: **غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، أَسْمَعُهُ يَقُولُ< :الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ**[75]مہاجرین صحابہ میں سے کسی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین بار جہاد میں شرکت کی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "مسلمان تین چیزوں میں ایک دوسرے کے شریک ہیں گھاس، پانی اور آگ۔" یہ تعلیم جدید **Water Conservation** اور **Sustainable Resource Management** کا بنیادی اصول ہے۔ سیرت میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے قحط کے وقت بارش کے لیے دعا (استسقاء) فرمائی اور بارش کا پانی جمع کرنے کی ہدایت دی، تاکہ مستقبل میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ طرزِ عمل آج کے **Rainwater Harvesting** سسٹم سے بالکل مشابہ ہے، جو آفات کے دوران پانی کی قلت سے بچنے کا مؤثر حل ہے۔

- **ہیلتھ سسٹم مضبوط کرنا**

نبی ﷺ نے انسانی صحت کو دینی و اخلاقی ذمہ داری قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا** .[76]"تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔" یہ اصول اس بات پر زور دیتا ہے کہ **صحت کی حفاظت** (Health Protection) اور **صفائی** (Hygiene) آفات کے مقابلے میں سب سے مؤثر دفاع ہیں۔ یہ تعلیم جدید **Public Health Management**، **Isolation** اور **Infection Control** کے اصولوں کی بنیاد ہے۔ آپ ﷺ نے اہلِ مدینہ کو قحط کے وقت نصیحت کی کہ اپنے کھانے میں دوسروں کو شریک کرو اور فقراء کی مدد کرو، جس سے ہمیں اجتماعی ہمدردی اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کا درس ملتا ہے۔ اسی طرح صفائی، احتیاطی تدابیر، منصوبہ بندی، اور قرنطینہ جیسے اصول سیرت سے واضح ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اسلام کے نزدیک آفات سے نجات کا راستہ روحانی اصلاح، سماجی مدد، اور عملی تیاری کے امتزاج میں پوشیدہ ہے، تاکہ معاشرہ صبر، اتحاد، اور خیر کے ذریعے ہر مصیبت پر قابو پا سکے۔

## نتیجہ

قدرتی آفات انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہیں، مگر ان کا مقصد محض تباہی نہیں بلکہ انسان کو بیداری، اصلاحِ احوال اور رجوعِ الی اللہ کی طرف متوجہ کرنا بھی ہے۔ یہ آفات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ انسان اپنی سائنسی اور مادی ترقی کے باوجود اللہ تعالیٰ کا محتاج اور قدرت کے سامنے بے بس ہے۔ تعلیماتِ نبوی ﷺ ہمیں یہ رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ آزمائش کے وقت صبر، توبہ، استغفار اور اللہ پر توکل اختیار کیا جائے، ساتھ ہی عملی اقدامات اور اجتماعی تعاون کو بھی اہمیت دی جائے۔ اس طرح اسلام قدرتی آفات کے فہم اور ان سے نمٹنے کے لیے ایک متوازن اور جامع لائحۂ عمل پیش کرتا ہے۔

## سفارشات

1. قدرتی آفات کے مواقع پر انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ، استغفار، دعا اور ذکرِ الٰہی کا اہتمام کیا جائے۔
2. متاثرہ افراد کی مدد کے لیے صدقات، خیرات اور فلاحی سرگرمیوں کو منظم انداز میں فروغ دیا جائے۔
3. معاشرے میں باہمی تعاون، ہمدردی اور ذمہ داری کے جذبے کو مضبوط کیا جائے تاکہ آفات کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



4. تعلیماتِ نبوی ﷺ میں بیان کردہ احتیاطی تدابیر جیسے قرنطینہ، ماحولیاتی تحفظ، پانی کی بچت اور منصوبہ بندی کو جدید سائنسی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔
5. تعلیمی اور دینی اداروں کے ذریعے عوام میں آفات سے بچاؤ اور تیاری کے حوالے سے شعور اجاگر کیا جائے تاکہ ایک مضبوط اور مستحکم معاشرہ تشکیل دیا جاسکے۔

---

# حوالہ جات

[1] الاحزاب ۳۳:۲۱

[2] بدرالزماں قاسمی کیرانوی، مولانا، القاموس الفرید، کراچی: دارالاشاعت، الجزء الثاني، ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۹٤

[3] بدرالزماں قاسمی کیرانوی، مولانا، القاموس الفرید، جلد اول، ص ۲۲۲

[4] A S Hornby , Oxford Advanced Learner's Dictionary of Current English, Edited by Sally Wehmeier phonestics Editor Michael Ashby, sixth edition, oxford University Press,2000,p.355

[5] الشورى ٤٢:٣٠

[6] الزلزال ٩٩: ٣-١

[7] البخارى، محمد بن اسمعيل ، ابو عبدالله ،الجامع الصحيح،كتاب الاستسقا، باب ما قيل فى الزلزال والايات،المكتبہ الثقافيہ، بيروت لبنان، ١٤٣٣ھ، ١٠٣٢

[8] The New Encyclopedia Britannica, Chicago, 1998, vol 17 , p, 2168

[9] ہارون یحیٰی ، تباہ شدہ اقوام ، پاکستان: اسلامک ریسرچ سنٹر ، اشاعت اول، ۲۰۰۲ء، ص ۱٤٥

[10] سباء ٣٤:١٦

[11] بشرى افضال عباسى ،جنوبى ايشيا كا جغرافيہ، علاؤہ ڈاک خرچ، ۲۰۰٦ء، ص۷٥۰

[12] Encyclopaedia of Britannica v16- p, 468

[13] فضل كريم، پروفيسر، ڈاكٹر ، قرآن اور جديد سائنس،فيروز سنز لميٹڈ لاہور ،۲۰۰۰ ء، ص ۲۸۳

[14] The Encyclopedia Americana, Americana Corporation New York CHICAGO, 1982,vol 2 , p: 8

[15] Anna Mckenzi, Hunger and Population Explosion, p, 155

[16] البقرة ٢:١٥٥

[17] بدرالدين زماں قاسمى، القاموس الفريد، ص ٢٦٧٣

[18] https://across.co.nz/WorldsWorstDisasters.html. Accessed on 9 Oct 2025

[19] احمد ،خان، ارضى تبديلياں رونما ہو رہى ہيں ۔ ماہنامہ تكبير ٹائمنر بهوانہ كمپليكس فيصل آباد ،نومبر2005ء

[20] سعيد، عاكف، حافظ ، ايک عظيم قومى سانحہ ،خدائى تنبيہ ، ماهنامه ميثاق ، مكتبہ خدام القرآن لاہور ،دسمبر ۲۰۰٥ء

[21] السجده ٣٢:٢١

[22] NewsroomPostClimate change widespread, rapid, and intensifying – IPCC,August 9, 2021 https://www.ipcc.ch/2021/08/09/ar6-wg1-20210809-pr/. Accessed on 9 Oct 2025

[23] Sophie Boehm and Clea Schumer, 10 Big Findings from the 2023 IPCC Report on Climate Change, World recourse institute, March 20, 2023 https://www.wri.org/insights/2023-ipcc-ar6-synthesis-report-climate-change-findings. Accessed on 9 Oct 2025

[24] James R. Riordon, Arctic Sea Ice Reaches Annual Low, Sep 17, 2025 https://www.nasa.gov/earth/arctic-sea-ice-2025-low/. Accessed on 9 Oct 2025

[25] John Kennedy, State of the Global Climate 2024, World Meteorological Organization, Switzerland ,2025, p : 15

[26] فضل كريم، پروفيسر ڈاكٹر۔ قرآن اور جديد سائنس ،لاہور: فيروز سنز لميٹڈ ،۲۰۰۰ء، ص ۲٤۸

[27] نوائے وقت ۹ اكتوبر ۲۰۰٥ ء

[28] Climate Change 2023 Synthesis Report, IPCC, 2023: Sections. In: Climate Change 2023: Synthesis Report. Contribution of Working Groups I, II and III to the Sixth Assessment Report of the Intergovernmental Panel on Climate Change, Geneva, Switzerland, p. 35

[29] Encyclopaedia Britannica, vol 2, p 245

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



[30] Food and Agriculture Organization of the United Nations, Global Forest Resources Assessment 2020, https://unfccc.int/topics/land-use/workstreams/land-use--land-use-change-and-forestry Accessed on 9 oct 2025
[31] Food and Agriculture Organization of the United Nations, Global Forest Resources Assessment 2020, https://unfccc.int/topics/land-use/workstreams/land-use--land-use-change-and-forestry Accessed on 9 oct 2025
[32] IPCC Sixth Assessment Report,Impacts, Adaptation and Vulnerability https://www.ipcc.ch/report/ar6/wg2/chapter/ccp7/.
[33] Hannah Ritchie, Deforestation and Forest Loss, Our World in Data, November 2024. https://ourworldindata.org/deforestation Accessed on 9 oct 2025

[34] Rupal K. Waghwala, Impact assessment of urbanization on flood risk and integrated flood management approach: a case study of Surat city and its surrounding region, ISH Journal of Hydraulic Engineering, 11 Sep 2019,
[35] Haque et al, Urbanization impacts on flood risks based on urban growth data and coupled flood models, 29 January 2021
[36] Wuzhong Zhou and Cong Tao, The Impact of Urbanization on Surface Runoff and Flood Prevention Strategies: A Case Study of a Traditional Village, Shanghai Jiao Tong University China, 21 September 2024
[37] الرحمن ٥٥: ٨-٧
[38] الروم ٤١ :٣٠
[39] القمر ١١-١٢ : ٥٤
[40] الحاقة ٦:٦٩
[41] الاعراف ٧٨:٧
[42] هود ٨٢:١١
[43] الكهف ٥٩:١٨
[44] ابن كثير ،عماد الدين، حافظ، تفسير ابن كثير، جہانگیر بک ڈپونواز پرنٹنگ پریس لاہور - ۷۷۴ء ، ص ٤٥٦
[45] البقرة ١٨٨:٢
[46] الاعراف ٨٠:٨
[47] النور٢٤:٣٠
[48] البقرة ١٥٥:٢
[49] الانفال ٢٥:٨
[50] ترمذی، محمد بن عیسی بن سوره ، الجامع، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، بَاب مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ، رياض: دارالاسلام وللنشر التوزيع ، س-ن، طبع اول، ٢١٦٨
[51] ابراهيم ٤:١٤
[52] Britannica, Pakistan floods of 2022, October 2022, https://www.britannica.com/. Accessed on 9 Oct 2025
[53] World Bank Group,Pakistan: Flood Damages and Economic Losses Over USD 30 billion and Reconstruction Needs Over USD 16 billion - New Assessment, PRESS RELEASEOctober 28, 2022 https://www.worldbank.org/en/news/press-release/2022/10/28/pakistan-flood-damages-and-economic-losses-over-usd-30-billion-and-reconstruction. Accessed on 9 Oct 2025
[54] Zayna Dembinski, The Costs of Pakistan's Escalating Floods, Pakistan, Climate Change,Stepwise Risk Outlook | September 10, 2025 https://www.steptoe.com/en/news-publications/stepwise-risk-outlook/the-costs-of-pakistans-escalating-floods. Accessed on 9 Oct 2025
[55] Britannica, Pakistan floods of 2022, October 2022, https://www.britannica.com/. 5 Accessed on 9 Oct 2025
[56] Azkah Rabbani, Fatima Haq, Sunaina Bhimani,The floods of 2022: Economic and health crisis hits Pakistan,December 2022 https://www.sciencedirect.com/science/article/pii/S2049080122015606. Accessed on 9 Oct 2025
[57] Mariana Arcaya, Ethan J. Raker, and Mary C. Waters, The Social Consequences of Disasters: Individual and Community Change, 1970 https://www.annualreviews.org/content/journals/ecolsys. Accessed on 9 Oct 2025
[58] Eamin Z Heanoy , Norman R Brown , Impact of Natural Disasters on Mental Health: Evidence and Implications, National Liberty of Medicine,2024 Sep https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC11430943/. Accessed on 9 Oct 2025

[59] Elizabeth A. Newnham, Long term mental health trajectories after disasters and pandemics: A multilingual systematic review of prevalence, risk and protective factors, Clinical Psychology Review, November 2022 https://www.sciencedirect.com/science/article/abs/pii/S0272735822000885. Accessed on 9 Oct 2025

[60] ترمذی، ، الجامع، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،باب فضل كلي قريب هين سهل، ٢٥١٧

[61] ابن ماجه ، السنن، كِتَابُ الْأَدَبِ،بَابُ الِاسْتِغْفَارِ، ٣٨١٩

[62] مسلم،مسلم بن حجاج، الجامع الصحيح ، كتاب الصلاة،ماذا يقرأ عند هبوب الريح الشديدة، رياض: دارالاسلام ١٤٣٨، ٨٩٩

[63] بخاری، الجامع الصحيح ، كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ، ١٠٣٢

[64] ترمذی، الجامع ، أَبْوَابُ الزَّكَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ، ٦٦٤

[65] ابن ہشام، عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري (م 218ھ)، السيرة النبوية لابن هشام، الجزء الثاني، باب: ذكر ما أصاب الناس من الجدب والغلاء بالمدينة، دار المعرفة، بيروت، لبنان، ص ٢٩٠

[66] الترمذي،السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه،٣٧٠١

[67] ابن ہشام، السيرة النبويه، الجزء الثاني ،ص ٢٩٠

[68] بخاری ، الجامع الصحيح ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي المَسْجِدِ وَغَيْرِهِ، ٤٨١

[69] مسلم، الجامع الصحيح ، كِتَابُ السَّلَامِ، بَابُ الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا، ٥٧٨٧

[70] ترمذی ، الجامع، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب حديث الكيس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت، ٢٤٥٩

[71] بخاري، الجامع الصحيح ، كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ، بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ، ٢٣٢٠

[72] أبو يوسف،الإمام،كتاب الخراج، دار المعرفة، بيروت – لبنان، ١٣٩٩ھ، ص ٥٢

[73] الانفال ٨:٦٠

[74] البَيْهَقِي ،أبو بكر أحمد بن الحسين، لإمام ،شعب الإيمان، باب في إتقان العمل وإحسانه،دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الجزء الرابع ،١٤١٠، ٥٣١١

[75] ابی داؤد ، السنن ،كِتَابُ الْإِجَارَةِ، بَابٌ فِي مَنْعِ الْمَاءِ، ٣٤٧٧

[76] بخاری، الجامع الصحيح ، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، ١٩٦٨